پولیس میں خواتین کی ملازمت

ڈاکٹر مسز شہزا کوثر چیمہ

قرآن کریم اور احادیث نبوی ؐ نے فرائض و واجبات' عبادات و معاملات اور اخروی جزاو سزا کو بیان کرتے ہوئے مرد و عورت دونوں کو مکلّف ٹھہرایا ہے۔

"مردوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے" (النساء ۴: ۳۲)۔

مرد اور عورت دونوں اپنے اپنے افعال کے ذمہ دار ہیں۔ معاشرہ میں جو جرائم کیے جاتے ہیں' وہ مردوں کی طرح عورتوں سے بھی سرزد ہوتے ہیں۔ جرائم کی تحقیق و تفتیش کے لیے پولیس کا محکمہ ہے اور عموماً ملزم عورتوں سے مرد عملہ ہی تفتیش کرتا ہے۔ اس کے بے شمار مفاسد سامنے آتے رہتے ہیں۔ عدالتوں نے مختلف احکامات کے ذریعے بعض احتیاطیں لازم کی ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک بنیادی اصلاح ہو سکتی ہے۔

عورتوں کو سزا دینے والے یا جرم کی تحقیق کرنے والے محکموں میں عورتوں کو ملازم رکھا جائے تاکہ عورتیں ہی مجرم عورتوں کو پکڑیں' ہاتھ لگائیں' تلاشی لیں اور جہاں انھیں لے جا کر جانا ہو' لے جائیں۔

اسلام کے نزدیک عورت انسانی معاشرہ کی ایک ذمہ دار اور صاحب حقوق و اختیارات فرد ہے۔ وہ سیاسی و مذہبی اور مالی معاملات انجام دے سکتی ہے' تو دوسری طرف تمدن و معاشرت کی اصلاحی تحریکات میں بھی پوری سرگرمی کے ساتھ حصہ لے سکتی ہے۔ خواتین اسلام نے معاشرہ میں بگاڑ کو ختم کر کے خیر و صلاح کو قائم کرنے کی ہمیشہ کوشش کی ہے۔ محکمہ پولیس کے ملازمین یہی فرض انجام دیتے ہیں۔ وہ قانون شکنی کرنے والوں اور شہریوں کے امن و امان میں خلل ڈالنے والوں کی سرکوبی کے لیے ہوتے ہیں' لہٰذا بوقت ضرورت خواتین اس محکمہ میں ملازمت کر سکتی ہیں۔ بعض لوگوں کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام میں عورتیں پولیس اور فوج میں ملازمت نہیں کر سکتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان عورت کا گھر سے باہر کام کاج' ملازمت' نجی ضروریات' شادی و غمی میں شمولیت کے لیے نکلنا

''مباح'' ہے۔

''حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ ؓ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ایک رات قضائے حاجت کے لیے گھر سے نکلیں' چونکہ وہ ایک جسیم عورت تھیں' اس لیے حضرت عمر ؓ نے ان کو پہچان کر آواز دی: ''سودہ ؓ تم ہم سے کیسے چھپ سکتی ہو۔اب ہم دیکھیں گے تم کیسے باہر نکلتی ہو''؟ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ یہ سن کر (حضرت) سودہ الٹے پاؤں واپس آگئیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ہڈی آپ ؐ کے ہاتھ میں تھی کہ اتنے میں (حضرت) سودہ ؓ آئیں اور کہا حضور ؐ میں قضائے حاجت کے لیے باہر گئی تھی کہ عمر نے ایسی باتیں کیں۔حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں' اتنے میں آپ ؐ پر وحی نازل ہوئی' پھر وحی کی حالت دور ہوئی۔ابھی ہڈی آپ ؐ کے دست مبارک میں تھی۔آپ ؐ نے فرمایا: ''اجازت دے دی گئی ہے کہ ضروریات کے لیے تم گھر سے باہر نکل سکتی ہو''۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان خواتین اپنی دینوی اور مذہبی ضروریات کے لیے گھر سے باہر جا سکتی ہیں' البتہ ان تمام باتوں کے لیے لازم ہے کہ مسلمان خواتین کی نیت صرف کام اور خدمتِ خلق ہو۔نمود و نمائش یا گھریلو کاموں سے فرار نہ ہو۔

وطنِ عزیز پاکستان میں اگرچہ خواتین اس محکمہ سے منسلک ہیں اور ملازمت کر رہی ہیں' لیکن اس محکمہ کو خواتین کے لیے مزید فعال بنانے اور وسعت دینے کی ضرورت ہے' تاکہ زیادہ سے زیادہ خواتین اس محکمہ کی جانب خدمت خلق کا جذبہ لے کر بڑھیں' خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سرانجام دیں اور ان معاشرتی برائیوں کو دور کرنے میں حکومت وقت کے لیے مدد و معاون ثابت ہوں' جن کے عام ہو جانے سے اسلامی فلاحی معاشرہ کا قیام مشکل ہو جاتا ہے۔

محکمہ پولیس میں عورتوں کی ملازمت کے لیے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ طالبات کی درس گاہوں میں بعض اوقات پولیس کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ایسی صورت میں مرد پولیس کا ادارے میں آنا اور ذمہ داران سے رابطہ کرنا نامناسب ہے۔طالبات کے تعلیمی اداروں میں کوئی ناگزیر ضرورت ہو تو اسے خواتین پولیس کے ہاتھوں ہی پورا ہونا چاہیے۔

مجرم عورتوں کو تفتیش کے لیے تھانہ یا عدالت میں لے جانے اور لانے کے لیے بھی لیڈی پولیس ضروری ہے۔اس کے علاوہ اور بہت سے ایسے کام ہیں جو لیڈی پولیس بہتر انجام دے سکتی ہے۔

اس محکمہ میں خواتین کی ملازمت کے بارے میں چند سفارشات ہیں۔اگر ان پر عمل درآمد ہو تو ''لیڈی پولیس'' فلاحی معاشرے کے قیام کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہے۔سفارشات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔محکمہ پولیس میں ملازمت کی خواہش مند خواتین کے لیے عمر کی حد مقرر ہونی چاہیے۔نوجوان اور غیر شادی شدہ خواتین کو اس محکمہ میں بھرتی کرنے سے گریز کیا جائے۔خلیفہ مامون الرشید نے رعایا کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے "محکمہ جاسوس" میں سترہ سو (۱۷۰۰) عورتیں ملازم رکھی ہوئی تھیں اور وہ عورتیں "عجوزہ" یعنی بڑی عمر کی تھیں۔(شبلی نعمانی 'المامون' طبع اول، ص ۹۳-۹۲)

۲۔محکمہ پولیس میں ملازم خواتین کو اپنی حفاظت کے لیے تو ایسے داؤ سکھائے جائیں، جن سے وہ اپنا بچاؤ اور حفاظت بخوبی کر سکیں، مثلاً جوڈو کراٹے کی تربیت دی جائے۔ایسی مثالیں قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین میں ملتی ہیں جو ہر قسم کے فنون مثلاً تیراندازی، گھڑ سواری، نیزہ بازی اور شمشیر زنی میں ماہر تھیں۔ایک غیر مسلم مورخ کے الفاظ ہیں:

"یہ وہ عورتیں ہیں جو شمشیر زنی، نیزہ بازی، تیراندازی میں نہایت ماہر تھیں۔یہی وجہ ہے کہ نازک سے نازک موقع پر بھی یہ اپنے دامنِ عفت کے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوتی تھیں۔("خواتین اسلام کی بہادری" ، سید سلیمان ندوی، ص ۲۰)

۳۔ پولیس میں ملازم خواتین کے لیے مردوں سے علیحدہ تربیت گاہیں ہونی چاہییں، جہاں وہ پولیس کی وردی میں ملبوس بغیر کسی جھجک کے پوری محنت و لگن سے تربیت حاصل کر سکیں۔ پولیس میں بھرتی ہونے والی خواتین کو تربیت دینے کے لیے بھی خواتین ہونی چاہییں اور انھیں پہلے اپنے ان عزیز و اقارب سے خود ٹریننگ حاصل کرنی چاہیے جو محکمہ پولیس میں ملازم ہوں۔اس کے بعد وہ نئی خواتین کو ٹریننگ دیں۔

۴۔ پولیس میں ملازم عورتوں کے لیے یہ لازم قرار دیا جائے کہ پولیس کی وردی کے اوپر ایک ڈھیلا ڈھالا چوغہ (اوور آل) ہو تاکہ ان کا جسم اس چوغہ میں چھپ جائے۔

۵۔لیڈی پولیس کے سر پر ٹوپی کی بجائے ایک سکارف ہونا چاہیے۔

۶۔ مجرم عورتوں کو تفتیش کے لیے جن تھانوں میں رکھا جائے، وہ تھانے مکمل طور پر صرف خواتین کے لیے ہوں۔کسی مرد (سپاہی) یا تھانیدار کا اس میں عمل دخل نہ ہو۔

۷۔بوجہ مجبوری اگر مردانہ پولیس کے کسی افسر کو تفتیش کے سلسلے میں خواتین کے تھانہ میں آنا پڑے تو وہ دن کے وقت آئے۔

۸۔ عورتوں کے تھانہ کی عمارت پوری طرح محفوظ ہو۔دیواریں اونچی ہوں، جہاں رات کے وقت دیواروں کے اوپر لگی ہوئی خاردار تاروں میں برقی رو چھوڑ دی جائے، تاکہ خواتین چوروں غنڈوں اور شرپسند عناصر سے محفوظ رہیں اور اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں۔

۹۔ان کے لیے علیحدہ زنانہ ہسپتال ہو۔

۱۰- پولیس کی ڈیوٹی کی نوعیت ہی چونکہ اس طرح کی ہے کہ دن رات کسی وقت بھی موقع (جائے واردات) پر جانا پڑتا ہے، لہٰذا لیڈی پولیس کے پاس ہر وقت گاڑیاں موجود ہونی چاہییں تاکہ انھیں کہیں آنے جانے میں دقت پیش نہ آئے۔

۱۱- لیڈی پولیس کی گاڑیوں کی ڈرائیور بھی عورتیں ہی ہونی چاہییں۔ سعودی عرب میں طالبات کی گاڑیوں میں مرد ڈرائیور کے ساتھ ہمیشہ اس کی بیوی بیٹھی ہوتی ہے۔ ہماری حکومت کو بھی اس جانب توجہ مبذول کرنی چاہیے۔

۱۲- یہ محکمہ چونکہ رشوت خوری میں بہت بدنام ہو چکا ہے، اس لیے محکمہ کے ملازمین کو خواہ مرد ہوں یا عورت، زیادہ تنخواہیں دی جائیں، جن سے بآسانی ان کی دنیاوی ضروریات پوری ہو سکیں اور ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کی جانب ان کا دھیان ہی نہ جائے۔ اسلام میں رشوت لینے اور رشوت دینے والے، دونوں کو جہنمی ہونے کی وعید سنائی گئی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ جج (قاضی یا منصف) بناتے وقت اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ وہ شخص کسی کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا ہو تاکہ فیصلہ کرتے وقت انصاف کر سکے اور ناجائز کمائی کی جانب اس کا دھیان نہ جائے۔

۱۳- لیڈی پولیس کو میک اپ کی اجازت نہ ہو۔

اگر مندرجہ بالا تجاویز پر عمل کیا جائے تو اس محکمہ کی کارکردگی لائق تحسین و ستائش ہو سکتی ہے۔ کیونکہ خواتین میں ایثار، قربانی، محنت، لگن اور توجہ کا جذبہ مرد سے کہیں زیادہ پایا جاتا ہے۔

خطوط مودودی حصہ دوم

منشورات کی پہلی کتاب، رفیع الدین ہاشمی اور سلیم منصور خالد کا مرتبہ یہ مجموعہ سید مودودی کی شخصیت کا، ان کی امنگوں اور آرزوؤں کا دلآویز مرقع ہے۔

صفحات: ۵۶۷ قیمت: -/۳۰۰

نقد، ڈرافٹ یا وی پی کی صورت میں آرڈر کی تعمیل کی جائے گی

مینیجر منشورات، منصورہ، لاہور 54570 فیکس 042\7832194